6۔ پہلی فتح ـــــ نسیم حجازی

مشکل الفاظ کے معانی

صفحہ نمبر 49 : ○ **دمشق:** شام کا مشہور شہر ○ **قیادت:** سربراہی، رہنمائی ○ **کم سن:** کم عمر ○ **بصرہ:** عراق کا مشہور شہر ○ **کوفہ:** عراق کے مشہور شہر کا نام ○ **سالار:** سربراہ، قائد ○ **غیور:** غیرت مند ○ **بے کس:** بے بس، لاچار ○ **تبلیغ:** کسی مقصد کی اشاعت کرنا ○ **معمر:** بوڑھا، عمر رسیدہ ○ **بہم پہنچانا:** مہیا کرنا ○ **تقلید:** پیروی ○ **اعانت:** مدد ○ **بیت المال:** حکومتی خزانہ

صفحہ نمبر 50 : ○ **حجاج بن یوسف:** عراق کا گورنر ○ **دیبل:** سندھ کی قدیم بندرگاہ ○ **مکران:** بلوچستان کا ساحلی شہر ○ **سامانِ رسد:** فوج کی ضرورت کا سامان ○ **شیراز:** ایران کا مشہور شہر ○ **لسبیلہ:** بلوچستان کا ایک شہر ○ **تیرانداز:** تیر چلانے والے ○ **آن کی آن میں:** بہت تھوڑے وقت میں ○ **شتر سوار:** اُونٹ سوار ○ **پریشان کن:** پریشان کرنے والا ○ **بدکنا:** سواری کے جانور کا بدحواس ہو جانا ○ **منظم کرنا:** ترتیب دینا ○ **ہراول:** فوج کا سب سے آگے چلنے والا دستہ ○ **پیادہ:** پیدل

صفحہ نمبر 51 : ○ **کترا کر بھاگتی:** پیچھا چھڑا کر بھاگتی ○ **پڑاؤ ڈالنا:** عارضی طور پر رکنا، آرام کے لیے ٹھہرنا ○ **شب خون:** رات کو اچانک حملہ ○ **آس پاس کے:** قریبی ○ **کوس:** فاصلے کا قدیم پیمانہ، تین کلومیٹر سے کچھ زائد فاصلہ ○ **مستقر:** مرکز، ٹھکانہ ○ **مجلس شوریٰ:** مشاورت کی مجلس ○ **صلاح:** مشورہ ○ **شکست خوردہ ذہنیت:** ہاری ہوئی سوچ ○ **عقب:** پچھلا حصہ ○ **پیش قدمی:** آگے بڑھنا ○ **منقسم:** تقسیم

صفحہ نمبر 52 : ○ **اطراف:** طرف کی جمع ○ **احکام:** حکم کی جمع، ○ **ان شاء اللہ:** اگر اللہ نے چاہا تو ○ **تدبیر:** حربہ ○ **رستم:** جنگِ قادسیہ میں ایرانی فوج کا سپہ سالار جو اپنی طاقت اور بہادری کی وجہ سے مشہور تھا ○ **خوداعتمادی:** خود پر بھروسا ○ **عدم موجودگی:** غیر موجودگی، موجود نہ ہونا ○ **بددِل ہونا:** مایوس ہونا ○ **مثنیٰ:** مثنیٰ بن حارثہ، مسلمان سپہ سالار جو شہادت کے رُتبے پر فائز ہوئے۔

صفحہ نمبر 53 : ○ **ترغیب دینا:** راغب کرنا ○ **متقاضی:** تقاضا کرنے والا

سبق کا خلاصہ

دیبل (سندھ) پر حملہ کرنے کے لیے مسلم فوج کی قیادت سترہ سالہ محمد بن قاسم کے سپرد کی گئی تھی۔ نمازِ فجر کے بعد دمشق کے لوگ اس فوج کا جلوس دیکھ رہے تھے۔ دمشق تا بصرہ راستے کے ہر شہر سے لوگ فوج میں شامل ہوئے۔ کوفہ اور بصرہ میں مسلم خواتین اپنے مردوں کو لشکر کا حصہ بننے پر آمادہ کر رہی تھیں۔ زبیدہ سمیت نوجوان خواتین اور محمد بن قاسم کی والدہ کی تبلیغ سے قوم میں زبردست جوش و جذبہ پیدا ہوا تھا۔ زبیدہ نے فوجیوں کو جنگی ساز و سامان مہیا کرنے کے لیے اپنے زیورات بیچ دیئے تھے۔ بصرے کی دیگر لڑکیوں نے اس

مثال سے متاثر ہو کر بیت المال کو سونے چاندی سے بھر دیا تھا دیگر شہروں میں بھی لاکھوں روپے جمع ہوئے تھے۔ قوم کی غیور بیٹی ناہید کی فریاد ہر گھر تک پہنچی تھی۔ محمد بن قاسم کی بصرہ آمد سے پہلے گورنر مکران نے حجاج کو پیغام بھیجا تھا کہ گورنر دیبل نے مسلمانوں کے بیس رکنی تجارتی وفد کے اٹھارہ ارکان کو قتل کر دیا ہے۔ اس خبر نے عوام کو مزید مشتعل کر دیا تھا۔ دمشق سے روانگی کے وقت مسلم فوج کی تعداد پانچ ہزار تھی جو بصرہ سے روانگی کے وقت بارہ ہزار تک پہنچ چکی تھی۔ محمد بن قاسم شیراز سے مکران اور پھر لسبیلہ پہنچا۔ اس علاقے میں بھیم سنگھ اپنے بیس ہزار فوجیوں سمیت موجود تھا۔ اس نے گوریلا جنگ کا طریقہ اپنایا تھا۔ اس کے تیس چالیس سپاہیوں کا گروہ اچانک نمودار ہوتا مسلم فوج پر تیر اور پتھر برساتا اور غائب ہو جاتا۔ گھڑ سوار تو اپنا بچاؤ کر لیتے لیکن شتر سوار دستوں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ محمد بن قاسم نے پیادہ دستوں کی تعداد بڑھا دی مگر مسئلہ حل نہ ہوا گوریلا حملہ آوروں کا ایک گروہ مسلم فوج کو اپنی طرف متوجہ کرتا اور دوسرا گروہ دوسری طرف سے ہلہ بول دیتا۔ شب خون کے ڈر سے کم از کم چوتھائی فوج کو پہرہ دینا پڑتا تھا۔

جاسوس نے اطلاع دی کہ شمال میں بیس کوس دور ایک مضبوط قلعہ بھیم سنگھ کے لشکر کا مرکز ہے۔ محمد بن قاسم نے مجلس شوریٰ بلائی بعض سالاروں نے قلعے سے دور رہتے ہوئے ساحل کا قریبی ہموار راستہ اختیار کرنے کا مشورہ دیا لیکن محمد بن قاسم نے کہا ہمیں علاقے کو دشمن سے پاک کرنا چاہیے قلعہ دشمن کی اہم دفاعی چوکی ہے۔ ہم نے اسے فتح کر لیا تو دشمن علاقہ خالی کر دے گا اور اس کے دیبل پہنچنے والے سپاہی شکست خوردہ ذہنیت کا مظاہرہ کریں گے ہم یہاں سے کترا کر نکل گئے تو دشمن کا حوصلہ بڑھ جائے گا اور ہمارا عقب غیر محفوظ رہے گا۔ قلعہ فتح ہونے کے بعد پہاڑیوں میں موجود دشمن فوج ہمارے ساتھ فیصلہ کن جنگ لڑنے کی کوشش کرے گی۔ محمد بن قاسم نے خیال ظاہر کیا کہ قلعہ کے محافظین پہاڑیوں پر منقسم ہیں۔ میں پانچ سو پیادے سپاہی لے کر آج سورج نکلنے سے پہلے قلعے پر حملہ کرنا چاہتا ہوں باقی فوج پیش قدمی جاری رکھے صبح تک قلعہ فتح ہونے کی خبر پہنچ جائے تو پیش قدمی روک کر میرے احکام کا انتظار کریں۔ قلعہ فتح ہونے کے بعد دشمن نے کسی جگہ منظم ہو کر مقابلہ کرنا چاہا تو میں آپ سے آملوں گا اور اگر دشمن نے قلعہ دوبارہ فتح کرنا چاہا تو آپ وہاں پہنچ جائیں۔ اس پر ایک بوڑھا سالار بولا کہ سپہ سالار فوج کا آخری سہارا ہوتا ہے اس لیے آپ کا فوج کے ساتھ رہنا ہی مناسب ہے۔ محمد بن قاسم نے جواب دیا کہ جنگ قادسیہ میں ایرانیوں نے اپنے سپہ سالار رستم پر مکمل انحصار کیا۔ رستم مارا گیا تو ایرانی فوج مٹھی بھر مسلمانوں سے شکست کھا گئی۔ مسلمان سپہ سالار سعدؓ بن ابی وقاص گھوڑے پر چڑھنے کے قابل نہ تھے لیکن مسلم فوج کو ان کی عدم موجودگی کا احساس نہ تھا غیر مسلم بادشاہوں اور سالاروں کے لیے لڑتے ہیں جب کہ مسلمان صرف خدا کے لیے جہاد کرتا ہے اسی لیے مجاہدین اسلام نے سپہ سالار کی شہادت پر بھی ہتھیار نہیں ڈالے۔ میری دعا ہے کہ خدا مجھے رستم نہیں بلکہ مثنیٰؓ بنائے جن کی شہادت نے مجاہدین کو شوق شہادت سے سرشار کر دیا تھا۔ میرے نزدیک سپاہیوں کے پہرے میں چھپے سپہ سالار کی جان کی

کوئی قیمت نہیں۔ قلعہ فتح کرنے کی مہم اہم ترین اور خطرناک ہے لہٰذا میں خود اس کی رہنمائی کروں گا۔ زبیر نے کہا کے ساتھ چلنا چاہتا ہوں۔ محمد بن قاسم نے جواب دیا ایک قلعہ فتح کرنے کے لیے دو دماغوں کی ضرورت نہیں میں اپنی غیر موجودگی میں محمد بن ہارون کو سپہ سالار اور تمہیں اس کا نائب مقرر کرتا ہوں۔

مشقی سوالات

1۔ مندرجہ ذیل کے مختصر جواب لکھیے۔

الف: کس خبر نے بصرے کے لوگوں کو زیادہ مشتعل کیا؟

جواب: گورنر مکران نے حجاج بن یوسف کو یہ پیغام بھیجا کہ دیبل جانے والے بیس رکنی سفارتی وفد کے صرف دو ارکان زندہ واپس آئے ہیں اور اٹھارہ ارکان کو گورنر دیبل نے قتل کر دیا ہے۔ اس خبر نے بصرے کے لوگوں کو بہت زیادہ مشتعل کر دیا۔

ب: راستے کا قلعہ پہلے فتح کرنے میں محمد بن قاسم نے کیا مصلحت محسوس کی؟

جواب: محمد بن قاسم کا خیال تھا کہ یہ قلعہ دشمن کی اہم دفاعی چوکی ہے جسے فتح کر لیا گیا تو پسپا فوج فرار ہو کر دیبل پہنچے گی اور شکست خوردہ ذہنیت کا مظاہرہ کرے گی۔ اس کے علاوہ مسلمان فوج کا عقب بھی حملے کے خطرے سے محفوظ ہو جائے گا۔

ج: قادسیہ کی جنگ میں زبردست فوج کے باوجود ایرانیوں کو کیوں شکست ہوئی؟

جواب: ایرانی فوج نے اپنی تمام تر اُمیدیں اپنے سپہ سالار رستم سے وابستہ کر رکھی تھیں۔ رستم مارا گیا تو ایرانی فوج میں بددلی پھیل گئی۔ اس طرح ایرانی مٹھی بھر مسلمانوں سے شکست کھا گئے۔

د: مسلمانوں اور غیر مسلموں کی جنگ کا کیا فرق ہے؟

جواب: غیر مسلم اپنے بادشاہ یا سپہ سالار کی خوشنودی کے لیے لڑتے ہیں۔ بادشاہ یا سپہ سالار مر جائے تو وہ مایوس ہو جاتے ہیں اس طرح شکست ان کا مقدر بنتی ہے۔ اس کے برعکس مسلمان صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جہاد کرتے ہیں۔ سپہ سالار شہید بھی ہو جائے تو ان کے جوش اور ولولے میں فرق نہیں آتا کیونکہ جس کی خاطر وہ جنگ کرتے ہیں وہ تو ہر وقت موجود اور سب کچھ دیکھتا ہے۔

2۔ اپنے استاد کی رہنمائی سے مندرجہ ذیل فقروں کی وضاحت کیجیے۔

الف: ”غیور قوم کی ایک بے کس بیٹی کی فریاد بصرے اور کوفے کے ہر گھر میں پہنچ چکی تھی۔“

وضاحت: مسلمانوں کے تجارتی قافلے پر حملہ کرنے والوں نے مردوں کو شہید کر کے خواتین کو قیدی بنا لیا تھا۔ ان قیدی خواتین میں سے ایک ناہید نے حجاج بن یوسف اور مسلمان قوم کے نام خط لکھ کر ان سے مدد مانگی تھی۔ اس خط نے مسلمانوں میں زبردست جوش اور ولولہ پیدا کر دیا تھا۔ کوفے اور بصرے کا ہر مرد اسلامی فوج کا حصہ بن کر سندھ پر حملہ کرنا چاہتا تھا۔ خواتین مردوں کا حوصلہ بڑھا رہی تھیں۔ اس ماحول کو واضح کرنے کے لیے نسیم حجازی

لکھتے ہیں کہ غیور قوم کی ایک بے کس بیٹی کی فریاد بصرے اور کوفے کے ہر گھر میں پہنچ چکی تھی۔

ب: ''خدا مجھے قوم کے لیے رستم نہ بنائے بلکہ مجھے مثنیٰؓ بننے کی توفیق دے۔''

وضاحت: جنگِ قادسیہ میں ایرانیوں نے اپنی تمام تر اُمیدیں اپنے سپہ سالار رستم سے وابستہ کر رکھی تھیں۔ رستم مارا گیا تو ایرانی فوج مایوس ہو کر شکست کھا گئی جب کہ مسلمانوں کے سپہ سالار حضرت مثنیٰؓ کی شہادت نے مسلم فوج کو نیا جوش اور جذبہ بخشا تھا جس کے نتیجے میں مسلمانوں نے کئی گنا بڑی ایرانی فوج کو ہرا دیا تھا اسی لیے محمد بن قاسم نے دُعا کی کہ خدا مجھے قوم کے لیے رستم نہ بنائے بلکہ مجھے مثنیٰؓ بننے کی توفیق دے۔

3: مندرجہ ذیل مصادر کو امدادی افعال کے طور پر اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

دینا۔ لینا۔ آنا۔ جانا۔ پڑنا۔ چکنا۔ رکھنا۔ اٹھنا۔

جواب: ○ دینا: اختر نے نوکری سے استعفاد دے دیا۔

○ لینا: پہلے چائے پی لو پھر پودوں کو پانی دے لینا۔

○ آنا: ذرا مجھے سکول تک چھوڑ آنا۔

○ جانا: تھوڑی دیر کے لیے رُک جانا' میں آ رہا ہوں۔

○ پڑنا: فیل ہونے کی خبر سن کی ابرار رو پڑا۔

○ چکنا: وہ چائے پی چکا ہے۔

○ رکھنا: میں نے یہ کہانی سن رکھی ہے۔

○ اٹھنا: سیڑھیوں سے نیچے گرتے ہی اسد درد سے بلبلا اٹھا۔

4: مندرجہ ذیل حروف کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

نہ صرف ۔۔۔۔۔ بلکہ   جوں جوں ۔۔۔۔۔ توں توں

جیسے جیسے ۔۔۔۔۔ ویسے ویسے   چونکہ ۔۔۔۔۔ اس لیے

جواب: ○ نہ صرف ۔۔۔۔۔ بلکہ: وہ نہ صرف محنتی ہے بلکہ ڈسپلن کی پابندی بھی کرتا ہے۔

○ جوں جوں ۔۔۔۔۔ توں توں: جوں جوں امتحان نزدیک آ رہا ہے توں توں اسد کی پریشانی بڑھتی گئی۔

○ جیسے جیسے ۔۔۔۔۔ ویسے ویسے: جیسے جیسے سورج ڈھلتا گیا، ویسے ویسے اندھیرے میں اضافہ ہوتا گیا۔

○ چونکہ ۔۔۔۔۔ اس لیے: چونکہ وہ بیمار ہے، اس لیے آج کالج نہیں آئے گا۔

مضمون

مضمون ایک ایسی نثری تحریر ہوتی ہے جس میں زندگی کے کسی بھی شعبے سے متعلق، کسی بھی موضوع پر اپنے خیالات و جذبات کا اظہار کیا جاتا ہے۔ مضمون کی بالعموم ایک خاص ترتیب ہوتی ہے۔ سب سے پہلے زیرِ بحث موضوع کا تعارف کرایا جاتا ہے اور پھر اس کے بارے میں معلومات پیش کر کے نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے۔

مضمون قدرے مختصر مگر جامع ہونا چاہیے۔ چونکہ روزمرہ بول چال کی زبان سب سے عمدہ تحریر ہوتی ہے اس لیے مضمون نگار کو چاہیے کہ وہ روزمرہ سے قریب رہ کر حتی الامکان شگفتہ اور رواں زبان استعمال کرے۔ مضمون نگار کے لیے موضوع کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے کیونکہ اگر مضمون نگار موضوع سے منسلک نہ رہے گا یا خیالات کی ترتیب کو گڈمڈ کردے گا تو اس کا مضمون اچھا تاثر پیش نہیں کرے گا۔

5: آپ ناول ''محمد بن قاسم'' کا مطالعہ کیجیے اور ناول کے ہیرو محمد بن قاسم کے کردار کی خوبیاں بیان کیجیے۔

جواب: طالب علم خود کوشش کریں۔

☆ سیاق و سباق کے حوالے سے اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس: ''محمد بن قاسم شیراز سے ہوتا ہوا مکران پہنچا۔ مکران کی سرحد عبور کرنے کے بعد لسبیلے کے پہاڑی علاقے میں اُسے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بھیم سنگھ بیس ہزار فوج کے ساتھ لسبیلے کے سندھی گورنر کی اعانت کے لیے پہنچ چکا تھا۔ اُس نے ایک مضبوط پہاڑی قلعے کو اپنا مرکز بنا کر تمام راستوں پر اپنے تیر انداز بٹھا دیے۔ اپنے باپ کی مخالفت کے باوجود وہ راجا داہر کو اس بات کا یقین دلا چکا تھا کہ اُس کے بیس ہزار سپاہی بارہ ہزار مسلمانوں کو لسبیلے سے آگے نہیں بڑھنے دیں گے۔'' (سرمایۂ اُردو 12 ص 50)

حوالۂ متن: سبق کا عنوان : پہلی فتح

مصنف کا نام : نسیم حجازی

سیاق و سباق: اسیر مسلمان خاتون کا خط ملنے پر گورنر حجاج بن یوسف نے اموی خلیفہ سے اجازت لی اور سترہ سالہ نوجوان محمد بن قاسم کو سپہ سالار بنا کر اسلامی لشکر کو دیبل فتح کرنے کے لیے بھیج دیا۔ اس موقع پر اہل دمشق میں زبردست جوش اور ولولہ تھا۔ خواتین اسلام نے اپنے زیورات عطیے میں دے کر بیت المال کو سونے چاندی سے بھر دیا تھا۔ بصرہ میں تین روزہ قیام کے دوران میں محمد بن قاسم کو معلوم ہوا کہ دیبل جانے والے بیس رکنی وفد کے اٹھارہ ارکان کو قتل کر دیا گیا ہے۔ دمشق سے پانچ ہزار مجاہدین اسلام بصرہ پہنچے تھے لیکن بصرہ سے روانگی کے وقت مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار تک پہنچ چکی تھی۔

تشریح: محمد بن قاسم کی سربراہی میں اسلامی فوج شیراز سے مکران پہنچی۔ مکران کی سرحد پار کرنے کے بعد لسبیلہ کا پہاڑی علاقہ آ گیا جہاں اسلامی فوج کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ان مشکلات کا سبب بھیم سنگھ کی بیس ہزار فوج تھی۔ بھیم سنگھ کے فوجیوں نے مسلمانوں کے خلاف گوریلا جنگ کا طریقہ اپنا رکھا تھا۔ وہ تیس چالیس کی ٹولیوں میں مسلمانوں پر حملے کرتے اور پھر غائب ہو جاتے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ تعداد میں زیادہ ہونے کے باوجود ہندو مسلمانوں سے خوفزدہ اور مرعوب تھے۔ بھیم سنگھ بیس ہزار فوج لے کر آیا تھا جب کہ محمد بن قاسم کے ساتھ صرف بارہ ہزار مجاہدین تھے اس کے باوجود پیش قدمی کرنے کے بجائے بھیم سنگھ نے ایک قلعہ

کو اپنا مستقر بنایا اور چھاپہ مار جنگ کی حکمت عملی اپنائی۔ ہندوؤں کی اس بزدلانہ پالیسی نے مسلمانوں کے لیے وقتی طور پر پریشانیاں پیدا کیں۔ ہندو چھاپہ مار اچانک نمودار ہوتے اور فوج کے کسی حصے پر تیر یا پتھر برسا کر غائب ہو جاتے۔ گھڑ سوار مسلم فوجی تو بچ جاتے لیکن اونٹ سواروں کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ اس صورت حال میں اونٹ بہک جاتے تھے اور آسانی سے قابو میں نہیں آتے تھے۔ بہر حال یہ تمام مشکلات وقتی ثابت ہوئیں اور محمد بن قاسم کے جذبہ جہاد سے سرشار لشکر نے سندھ کو فتح کر کے اسلامی سلطنت کا حصہ بنا دیا۔

مزید معروضی سوالات

س: رستم کس جنگ میں مارا گیا تھا؟

ج: رستم جنگ قادسیہ میں مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔

س: محمد بن قاسم کی عمر کتنی تھی؟

ج: محمد بن قاسم کی عمر سترہ برس تھی۔

س: اسلامی لشکر کتنے مجاہدین پر مشتمل تھا؟

ج: اسلامی لشکر بارہ ہزار مجاہدین پر مشتمل تھا۔

س: محمد بن قاسم نے بصرہ میں کتنے روز قیام کیا؟

ج: محمد بن قاسم نے بصرہ میں تین روز قیام کیا۔

س: محمد بن قاسم نے کیا دُعا مانگی؟

ج: محمد بن قاسم نے دُعا مانگی ''خدا مجھے قوم کے لیے رستم نہ بنائے بلکہ مجھے مثنیٰؓ بننے کی توفیق دے۔''

س: محمد بن قاسم کی والدہ نے کیا کیا؟

ج: محمد بن قاسم کی والدہ کی صحت خراب تھی اس کے باوجود وہ معمر خواتین کی ایک ٹولی کو ساتھ لے کر جہاد کی تبلیغ کے لیے بصرہ کے ہر محلے میں گئیں۔

س: بصرہ سے روانگی کے وقت محمد بن قاسم کی فوج کی تعداد کتنی تھی؟

ج: بصرہ سے روانگی کے وقت محمد بن قاسم کی فوج کی تعداد بارہ ہزار تھی جن میں چھ ہزار گھڑ سوار، تین ہزار پیدل اور تین ہزار سامان رسد کے اُونٹوں کے ساتھ تھے۔

س: بھیم سنگھ کے سپاہیوں نے حملے کا کیا طریقہ اختیار کیا؟

ج: تیس چالیس سپاہیوں کا گروہ اچانک کسی ٹیلے یا پہاڑی کی چوٹی پر نمودار ہوتا۔ اسلامی لشکر کے کسی حصے پر تیر یا پتھر برساتا اور پھر غائب ہو جاتا تھا۔

س: جاسوس نے محمد بن قاسم کو کیا اطلاع دی؟

ج: جاسوس نے اطلاع دی کہ شمال کی طرف بیس کوس کے فاصلے پر ایک مضبوط قلعہ بھیم سنگھ کے لشکر کا مستقر ہے۔

س: بوڑھے سالار نے کیا کہا؟

ج: بوڑھے سالار نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ سندھ کی فتح کے لیے خدا نے آپ کو منتخب کیا ہے۔ ان شاء اللہ آپ کی کوئی تدبیر غلط نہ ہوگی لیکن سپہ سالار کا فوج کے ساتھ رہنا ہی مناسب ہے کیونکہ وہ فوج کا آخری سہارا ہوتا ہے۔

س: مکران کے گورنر نے حجاج بن یوسف کو کیا پیغام بھیجا؟

ج: گورنر مکران نے پیغام بھیجا کہ دیبل بھیجے جانے والے ہیں رکنی وفد کے صرف دو ارکان جان بچا کر مکران پہنچنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

○○○